حضرت نانوتویؒ نے جہاد کے سلسلہ میں ان ہی کے ذریعہ بادشاہ تک اپنی اسکیم پہنچائی تھی۔ شاہ ظفر جب انگریزوں کے خلاف اٹھے تو ایک جنگی مورچہ پر ممدوح بھی سربراہ تھے۔

۳ــــ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانیؒ

آپ دارالعلوم دیوبند کے سب سے پہلے باضابطہ مفتی بلکہ دارالعلوم میں دارالافتاء کا نقطۂ آغاز ہیں۔ دارالعلوم میں دارالافتاء کی منضبط صورت آپ ہی کے وجود باجود سے معرض وجود میں آئی۔ آپ عارف باللہ، صاحب درس وتدریس، صاحب بیعت وارشاد اور مربی اخلاق بزرگ تھے۔ آپ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دیوبندی قدس سرہٗ کے خلیفۂ مجاز تھے۔ جو حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب محدث دہلویؒ کے ارشد خلفاء میں سے تھے۔ آپ سے دارالعلوم کے حلقوں نے ظاہری وباطنی فیوض وبرکات کافی حد تک حاصل کئے۔ افتاء کی خدمات کے ساتھ ساتھ حدیث، فقہ اور تفسیر کے اونچے اسباق بھی آپ پڑھاتے تھے۔ جلالین شریف میں احقر ناکارہ کو بھی حضرت مفتی اعظمؒ ہی سے تلمذ حاصل ہے۔ آپ کا بیعت وارشاد کا سلسلہ بھی کافی پھیلا۔ آپ ہی کے خلیفۂ اعظم حضرت مولانا قاری محمد اسحاق صاحب میرٹھیؒ تھے جن کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی مہاجر مدنی ہیں۔ جن سے عرب اور افریقہ میں نقشبندیہ طریق کا کافی شیوع ہوا اور سینکڑوں کی اصلاح ہوتی ساؤتھ افریقہ اور ایسٹ افریقہ کے لوگ جب حج کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ تو اکثر وبیشتر مولانا بدر عالم صاحب مدظلہٗ کے حلقۂ بیعت میں داخل ہو کر جاتے ہیں۔ ابتداء میں حضرت مفتی اعظمؒ ہی حضرت مہتمم صاحب کی غیبت میں نیابت اہتمام کے فرائض انجام دیتے تھے۔ بہر حال دارالعلوم آپ کے علم، سلوک، افتاء اور انتظام وغیرہ سے سارے ہی شعبوں میں مستفید ہوتا رہا ہے۔

۴ــــ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ

آپ حکیم الامت، مشہور محدث، عارف باللہ، فقیہ اور بزرگ تھے۔ آپ دین کے ہر شعبہ کے کاموں کے سلئے من اللہ موفق تھے۔ ۳۵ برس کان پور کے مدرسہ جامع العلوم میں درس قرآن و حدیث دیا جس سے آپ کے تلامذہ ملک کے ہر خطے میں پھیل گئے۔ ہندوستان کا کوئی گوشہ نہیں چھوڑا کہ سفر کر کے وعظ وتبلیغ نہ فرمایا ہو، تصنیف کے میدان میں قدم رکھا تو ہر علم وفن میں بزاروں سے اوپر تصانیف ورثہ میں چھوڑیں۔ آخر میں خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون میں مقیم ہوئے تو ہند وبیرون ہند کے ہزارہا انسانوں کو بیعت وارشاد کے سلسلہ سے واصل فرمایا۔ بڑی تعداد میں آپ کے خلفاء ہیں جنہوں نے